ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

مریض کی آگاہی اور رازداری

مرتب کردہ

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

www.imlaglobal.org

www.facebook.com/imlaglobal

Imlaglobal@gmail.com

0092 300 209 0718

Reviewed By

" ISMA " (Ikhlas Shariah Medical Advisory)

A project of Darulifta Al-ikhlas , Karachi.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مریض کی آگاہی اور رازداری

فہرست

مریض کی آگہی 2

ذہنی معذور اور نابالغ بچوں کی آگہی 3

لاعلاج مریض کی آگہی 3

معالج کا مریض کی مصلحت کے لیے بیماری کی خبر چھپانا اور آگہی نہ دینا 4

مریض کے متعلقین کا مریض کو بیماری کے بارے میں آگہی دینے سے منع کرنا 4

رازداری 5

مریض کے راز کو افشا کرنا کب جائز ہے ؟ 7

خلاصۂ کلام 15

Islamic Medical Learners Association

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مریض کی آگاہی اور رازداری

مریض کی آگہی اور رازداری

اس تحریر کے ذریعے معالج پر مریض کے منجملہ حقوق میں سے بنیادی اور اہم حقوق کا بیان مقصود ہے، وہ اہم حقوق درجِ ذیل ہیں:

(۱).....مریض کی آگہی: اس عنوان کے تحت یہ رہنمائی کی جائے گی کہ معالج کے لیے مریض کو اس کے مرض اور علاج کے بارے میں آگہی دینا بھی ضروری ہے۔

(۲).....مریض کے راز کی حفاظت: اس عنوان کے تحت یہ بتایا جائے گا کہ مریض کے راز کی حفاظت کس طرح کی جائے اور کن مواقع پر راز افشاء کرنا جائز ہے اور کہاں جائز نہیں ہے؟

مریض کی آگہی

علاج معالجہ کا ایک بنیادی اور اہم اصول یہ ہے کہ علاج کے لیے مریض کی رضامندی کا ہونا شرعاً و اخلاقاً ضروری ہے، اور مریض کا یہ حق تب ہی ادا ہو سکتا ہے، جب اُسے بیماری اور اس کے علاج کے متعلق معلومات فراہم کی جائیں، تاکہ وہ اس معلومات کو سامنے رکھ کر اپنی بیماری اور علاج کے بارے میں فیصلہ کر سکے، کیونکہ مریض اپنا علاج کروانے یا نہ کروانے میں پورا اختیار رکھتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مریض اور معالج کا تعلق ایسا تعلق ہے، جس کی بنیاد اعتماد اور سچائی پر ہے، کیونکہ جب کوئی مریض کسی معالج کے پاس علاج کے لیے آتا ہے، تو معالج گویا کہ اس سے یہ وعدہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ پوری ایمانداری اور اخلاص کے ساتھ مریض کا علاج کرے گا، اور اسے کسی قسم کی غلط فہمی یا لاعلمی میں نہیں رکھے گا، اور اس کے اعتماد کو کسی قسم کی زد نہیں پہنچائے گا، لہذا معالج کے لیے ضروری ہے کہ وہ بیماری اور علاج سے متعلق ہر معلومات مریض کو بتائے اور مریض کیلئے جو بھی علاج تجویز کرے، اس کے بارے میں مریض کو مکمل آگاہی فراہم کرے۔[1]

آگہی فراہم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ معالج مریض کو حتی الامکان جتنی زیادہ آگہی دے سکتا ہے، اتنی آگہی اسے فراہم کرے، اور اس میں کم از کم درج ذیل باتوں کو احاطہ کرے:

- مریض کو بیماری اور اس کی ضروری اور بنیادی معلومات کے متعلق مکمل آگہی فراہم کرے۔

---

1 (Beauchamp TL and Childress JF. Principles of Biomedical Ethics. Fifth Ed. Oxford University Press 2001 New York. P. 284.)

مریض
کی آگاہی اور رازداری

- مریض کو اس کی بیماری کا علاج کروانے یا نہ کروانے کے فوائد و نقصانات بتائے، نیز اس بیماری کے علاج کی مختلف صورتوں ، ان کے نتائج ،اور ان صورتوں میں سے کون سی صورت بہتر ہے ، اوران میں سے ہر ایک کے کیا فوائد اور نقصانات ہیں ، ان سب باتوں کے بارے میں آگہی دی جائے، تاکہ مریض سوچ سمجھ کر اپنے علاج سے متعلق فیصلہ کرسکے۔ [2]
- اگر علاج یا دوا سے مریض کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، یا کسی آپریشن سے مریض کو مستقبل میں کسی معذوری کا خطرہ ہو، تو مریض کو اس کے بارے میں بھی آگاہ کرنا ضروری ہے۔
- اسی طرح ایسے تمام ''Tests '' جن میں مریض کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، خواہ وہ نقصان مالی ہو یا جسمانی ہو، ان کے بارے میں بھی مریض کو آگہی فراہم کرے۔

ذہنی معذور اور نابالغ بچوں کی آگہی

اگر مریض ذہنی معذور ہے، یا نابالغ اور ناسمجھ ہے، یا معالج کی رائے کے مطابق مریض اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اُسے علاج کے متعلق آگہی دی جائے، تو ایسی صورت میں اس کے ولی کی آگہی ضروری ہے۔۔(ولی کی بارے میں تفصیل املا کے آرٹیکل بعنوان "مریض کی اجازت" کے ضمن میں بیان کی گئی ہے) البتہ اگر نابالغ بچہ اتنا بڑا اور سمجھدار ہے کہ وہ علاج معالجہ کے متعلق سمجھ رکھتا ہے ، تو اس کے مرض اور علاج کے بارے میں اس کے ولی کو آگہی دینا تو ضروری ہے ، اور جہاں تک بچہ کو آگہی دینے یا نہ دینے کا تعلق ہے، تو اس صورت میں طبّی اخلاقیات کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔(جو کہ اگلے عنوان "مریض کے راز کی حفاظت" کے ضمن میں مذکور ہیں۔)

لاعلاج مریض کی آگہی

عام مریض کی طرح ایک لاعلاج مریض کے بارے میں بھی عام حالات میں معالج کے لیے یہی حکم ہے کہ وہ مریض کو اس کے مرض کے بارے میں آگاہی فراہم کرے، اور یہ مریض کا شرعی و اخلاقی حق ہے، کیونکہ علاج معالجہ کا مقصد مریض کو فائدہ پہنچانا، اور اس کی مصلحت کو مقدم رکھنا ہے، اور عام حالات میں مریض کی مصلحت اسی میں ہے کہ اسے اپنے مرض کے بارے میں علم ہو، کیونکہ جب اسے یہ علم ہو گا کہ ظاہری دنیاوی اسباب کے اعتبار سے اب اس کے جانے کا وقت قریب ہے، تو وہ اپنی رہی سہی زندگی میں اللہ ربُّ العزت کی قربت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اس کے علاوہ اگر اس کے ذمہ کوئی حقوق ہیں، خواہ وہ حقوق العباد ہوں یا حقوقُ اللہ، ان کی ادائیگی کی

---

(2) (Gostin LO. Informed Consent, Cultural Sensitivity, and Respect for ersons. JAMA. (10):844–845.oi:10.1001/jama.1995.03530100084039) 1995;274

مریض کی آگاہی اور رازداری

کوشش کرے گا، اپنی ذمہ داریوں سے جلد از جلد فارغ ہونے کی کوشش کرے گا، اسی طرح اس نے اگر اپنے لیے یا اپنے گھر والوں کے لیے کچھ فیصلے کرنے ہوں گے، تو ان کو بروقت انجام دینے کی کوشش کرے گا۔

معالج کا مریض کی مصلحت کے لیے بیماری کی خبر چھپانا اور آگہی نہ دینا

اگر معالج اپنی سمجھ اور دیانت کے مطابق اور مشورہ کے بعد کسی مصلحت کی وجہ سے جو کہ مریض کے حق اور فائدہ میں ہو، یہ سمجھتا ہے کہ مریض سے بیماری کی خبر چھپانا بہتر ہے، تو اس کی بھی شرعاً گنجائش ہے، کیونکہ اسلامی تعلیمات میں یہ بھی شامل ہے کہ حتی الامکان مریض کو تسلی دی جائے، اُس سے دکھ اور تکلیف کو دور کیا جائے، اور اس کی مصلحت کو مقدم رکھا جائے، لہذا ایسی صورت میں مریض کی حالت کو دیکھتے ہوئے اور مریض کو تکلیف اور دکھ سے بچانے کی نیت سے خبر چھپانے کی بھی گنجائش ہے، لیکن ایسی صورت میں معالج مریض کے متعلقین کو اس بات کی تاکید کردے کہ وہ مریض کے ذمہ جو حقوق ہیں، ان کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔

مریض کے متعلقین کا مریض کو بیماری کے بارے میں آگہی دینے سے منع کرنا

بعض مرتبہ مریض کے متعلقین معالج کو منع کرتے ہیں کہ مریض کو اس کی بیماری کے بارے میں آگہی نہیں دی جائے، ان کا نقطۂ نظر یہ ہوتا ہے کہ ایسی صورتحال میں اگر مریض کو بتایا گیا تو وہ اس خبر کو برداشت نہیں کرسکے گا، چنانچہ ایسی صورت میں اگر معالج بھی اپنی سمجھ اور دیانت کے مطابق کسی مصلحت کی وجہ سے جو کہ مریض کے حق اور فائدہ میں ہو، یہ سمجھتا ہو کہ مریض سے بیماری کی خبر کو چھپانا ضروری ہے، تو مریض کو نقصان سے بچانے کی ضرورت کے پیشِ نظر اس کی بھی شرعاً گنجائش ہے، لیکن ایسی صورت میں معالج مریض کے متعلقین کو اس بات کی تاکید کردے کہ مریض کے ذمہ جو حقوق ہیں، ان کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔

البتہ اگر معالج یہ سمجھتا ہے کہ مریض اس خبر کا متحمل ہے، (یعنی وہ خبر کو برداشت کرسکے گا اور اس خبر سے اسے نقصان نہ ہوگا)، تو پھر متعلقین کے منع کرنے کے باوجود مریض کو اس کی بیماری کے بارے میں آگہی فراہم کردے، یا کم از کم ڈھکے چھپے الفاظ میں حکمت کے ساتھ اتنی حد تک آگاہ کردے جس سے علاج میں معاونت مل سکے۔

نیز بعض مرتبہ مریض کے متعلقین مریض سے خبر اس لیے بھی چھپاتے ہیں کہ وہ اس مرض کے علاج پر پیسے خرچ کرنا نہیں چاہتے، چنانچہ اگر معالج کو مریض کے متعلقین کی طرف سے ان کی اس بات کا احساس ہو جائے، تو ایسی صورت میں بھی معالج کو چاہیے کہ متعلقین کے منع کرنے کے باوجود مریض کو اس بارے میں آگاہ کردے، تاکہ اگر وہ خود اپنے طور پر اپنی اس بیماری کا علاج معالجہ کروانا چاہے، تو کرواسکے۔

مریض
کی آگاہی اور رازداری

نوٹ:

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مریض کو مرض سے متعلق آگہی دینا اس کا شرعی اور اخلاقی حق ہے، تو اس کے باوجود معالج کے لیے مریض سے اس کا مرض یا دیگر تفصیلات چھپانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اس سلسلہ میں شرعی تفصیل "مریض سے بیماری کی خبر چھپانا اور متعلقین کے سامنے راز افشا کرنا" عنوان کے تحت آ رہی ہے۔

رازداری

ہر معالج اپنے مریض کا امین ہوتا ہے، اس کے پاس مریض کی شخصی (PRIVATE) باتیں امانت ہوتی ہیں، اور اسلام میں امانت کا تصور بہت وسیع ہے، جس میں رازداری اور عیب پوشی بھی شامل ہے، کیونکہ ایک شخص کی بات دوسرے کے پاس امانت ہے، اسی طرح اگر کسی کو دوسرے کے عیب کے بارے میں علم ہو جائے، تو یہ بھی اس کے پاس امانت ہے، چنانچہ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی اجازت اور رضامندی کے بغیر اس کے راز یا عیب کو کسی دوسرے کے سامنے ذکر کرے، (البتہ کچھ مواقع اس سے مستثنیٰ ہیں، جن کا بیان آگے آ رہا ہے) اس لیے معالج کو بھی چاہیئے کہ علاج کے دوران امانت داری، رازداری اور عیب پوشی کے تمام پہلوؤں اور اس سلسلہ میں دی جانے والی تمام اسلامی تعلیمات کو مدِّ نظر رکھے، جیسا کہ احادیثِ مبارکہ میں اس کی تعلیم دی گئی ہے، چنانچہ راز کی حفاظت کے بارے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا يَتَجَالَسُ الْمُتَجَالِسَانِ بِالْأَمَانَةِ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يُفْشِيَ عَلَى صَاحِبِهِ مَا يَكْرَهُ" (بیہقی، شعب الایمان)(3)

ترجمہ: دو ہم مجلس جب آپس میں بیٹھتے ہیں، تو وہ ایک دوسرے کے امین ہوتے ہیں، لہذا ان میں سے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کی رضامندی کے بغیر اس کا راز افشا کرے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے:

إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ (4)

ترجمہ: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کرے اور پھر رازدارانہ طور پر دائیں بائیں دیکھے، تو وہ بات اس شخص کے پاس امانت ہے۔

---

(3)...شعب الإيمان للبيهقي، ج:13، ص:500، رقم الحديث: 10677، فَصْلٌ فِي حِفْظِ الْمُسْلِمِ سِرَّ أَخِيهِ.

(4)...سنن أبي داود، ج:4، ص:267، بَابٌ: فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ، رقم الحديث:4868، ط: المكتبة العصرية، بيروت.

مریض
کی آگاہی اور رازداری

مذکورہ دو احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کی بات بطورِ راز رکھنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ بات کرنے والے نے اسے راز رکھنے کا کہا ہو، بلکہ اگر بات کرنے والے کے انداز، حالات یا حرکات (Actions) سے اس کی بتائی ہوئی بات کو بطورِ راز رکھنے کا اندازہ ہو جائے یا وہ باتیں ایسی ہوں کہ جو عمومی طور پر راز رکھی جاتی ہیں، انہیں بھی راز رکھنا ضروری ہے۔

اسی طرح پردہ پوشی کے بارے میں احادیثِ مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً" (شعب الایمان للبیہقی)(5)

ترجمہ: ”جس شخص نے کسی کے عیب کو چھپایا، تو یہ ایسا ہے گویا اس شخص نے کسی زندہ در گور لڑکی کو دوبارہ زندگی عطا کر دی ہو“

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (صحیحین)(6)

ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

ایک اور حدیثِ مبارک میں ارشاد ہے:

جس سے مشورہ لیا جائے، اُسے امین (امانت دار) ہونا چاہیے (ابو داؤد)[7]

درجِ بالا احادیث میں جس طرح عام لوگوں کے لیے رہنمائی کا سامان موجود ہے، اسی طرح اس میں خصوصی طور پر معالج حضرات کے لیے بھی رہنمائی موجود ہے، چنانچہ ان احادیث کی روشنی میں ایک معالج کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کے ساتھ مکمل رازداری برتے، اور اس کی ایسی بیماری سے متعلق کسی کو آگاہ نہ کرے، جس کو مریض ظاہر کرنا نہ چاہتا ہو، البتہ جن مواقع میں راز ظاہر کرنا مریض، اس کے متعلقین یا معاشرہ کی بھلائی کے لیے ضروری ہو، تو وہاں بقدرِ ضرورت راز افشا کرنا شرعاً جائز ہے، اور یہ طبی اخلاق کے منافی نہیں ہے۔

---

(5)...شعب الایمان للبیہقی، ج:4، ص:9، رقم الحدیث:6232ط: مکتبة الرشد للنشر.

(6)...صحیح البخاری، ج:3، ص:128، رقم الحدیث: 2442، بَابٌ: لاَ يَظْلِمُ المُسْلِمُ المُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ.

(7)...سنن أبي داود:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ»

(ج: 4، ص: 333، رقم الحدیث:5128، بَابٌ فِي الْمَشُورَةِ، ط: المكتبة العصرية-بيروت)

مریض
کی آگاہی اور رازداری

مریض کے راز کو افشا کرنا کب جائز ہے؟

عام حالات میں شریعت کا حکم تو یہی ہے کہ مریض کے راز کی حفاظت کی جائے (جیسا کہ اوپر لکھا گیا)، لیکن بعض صورتوں میں مریض کے راز کی حفاظت کرنا اور اس کی بیماری کو چھپانا، مریض کے متعلقین یا معاشرے کے دیگر افراد کے حق میں نقصان دہ ہو سکتا ہے، ایسے موقع پر ناقابل تلافی نقصان سے بچانے کے لیے شریعت نے راز ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے، بلکہ بسا اوقات اس کی تاکید کی ہے، چنانچہ ایسی صورت میں شریعت کے دوسرے اصول کو سامنے رکھا جائے، تو اس کے مطابق بعض مخصوص صورتوں میں مریض کے راز اور اس کی شخصی باتوں کو ظاہر کرنے کی اجازت معلوم ہوتی ہے، وہ اصول یہ ہے:

(الضرر یُزال)(8)

یعنی ضرر کو دور کرنا ضروری ہے۔

یہ اصول ایک حدیث سے ماخوذ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (سنن ابن ماجة)(9)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بھی ایسا کام کرنا ممنوع ہے، جس میں کسی دوسرے مسلمان کو ضرر یا نقصان پہنچے۔[10]

اسی طرح فقہ کا ایک اصول یہ بھی ہے، ایک ضرر کو دور کرنے کے لیے دوسرے ضرر کو اختیار نہیں کیا جائے گا،[11] چنانچہ مریض کا راز افشا کرنا، اگرچہ اس کے حق میں نقصان دہ ہے، لیکن اس کے راز کی حفاظت کرنے

---

(8)...مجلة الأحكام العدلية، ص:18.

(9)...سنن ابن ماجه. ج:3ص:430.

(10)...شرح المجلة للأتاسي:

الضرر ان يدخل على غيره ضررا بما ينتفع هو به، والضرار ان يدخل على غيره ضررا بما لا منفعة له به.

(ج:1، ص:25، ط:رشيدية)

معين الحكام فيما يتردد بين الخصمين من الأحكام:

فصل في القضاء بنفي الضرر] (فصل): ثبت عن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أنه قال »لا ضرر ولا ضرار« قال بعضهم: يحتمل أن يريد بقوله "لا ضرر": أي لا ضرر على أحد، بمعنى أنه لا يلزمه الصبر عليه.

(ج:3،ص:75،ط:دار الفكر بيروت)

(11)...وفي الأشباه والنظائر:

قال ابن السبكي: يستثنى من ذلك: ما لو كان أحدهما أعظم ضررا. وعبارة ابن الكتاني: لا بد من النظر لأخفهما وأغلظهما: ولهذا شرع القصاص، والحدود، وقتال البغاة، وقاطع الطريق، ودفع الصائل، والشفعة والفسخ بعيب المبيع والنكاح، والإعسار، والإجبار على قضاء الديون، والنفقة الواجبة، ومسألة الظفر، وأخذ المضطر طعام غيره، وقتاله عليه، وقطع شجرة الغير إذا

Islamic Medical Learners Association

مریض
کی آگاہی اور رازداری

میں اگر اس کے متعلقین کے لیے یا معاشرے کے دیگر افراد کے لیے ضرر ہو ، تو اس صورت میں مریض کے راز کو ظاہر کرنا جائز ہوگا، تاکہ معاشرے کے دیگر افراد کو نقصان سے بچایا جاسکے، کیونکہ ایک فرد کی مصلحت کے لیے کئی افراد کو نقصان پہنچانا اور ان کی مصلحت کو ضائع کرنا، عقل اور شرع دونوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ فقہ کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ :

يتحمل الضرر الخاص لدفع ضرر عام (12)

یعنی عام ضرر (نقصان) کو دور کرنے کے لیے خاص ضرر (نقصان) کو برداشت کیا جائے گا۔

لہذا ایسی تمام صورتیں جن میں مریض کے راز کی حفاظت کرنے میں کسی فرد یا معاشرہ کے لیے نقصان ہو، اس صورت میں شریعت نے راز ظاہر کرنے کی اجازت بلکہ بسا اوقات تاکید کی ہے،[13] البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ صرف بقدرِ ضرورت ہی بات بتائی جائے، اسی طرح وہ بات صرف متعلقہ افراد تک ہی محدود رکھی جائے۔

اب اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کس موقع پر مریض کا راز افشا کرنا مریض کے حق میں مفید نہیں ہے، اور کس موقع پر اس کے راز اور بیماری کو چھپانا دوسرے لوگوں کے لیے نقصان کا باعث ہے، یہ بات مریض کی نوعیت،

حصلت فی هواء داره; وشق بطن المیت إذا بلع مالا، أو کان فی بطنها ولو ترجی حیاته.

(ص: 87)

Islamic Medical Learners Association

(12)...فقہی قواعد کا تحقیقی مطالعہ،ص:.363

(13)...الدر المختار مع رد المحتار: (408/6)

(و کذا) لا إثم علیه (لو ذکر مساوء أخیه علی وجه الاهتمام لا یکون غیبة إنما الغیبة أن یذکر علی وجه الغضب یرید السب)

]وفی حاشیته[الغیبة علی أربعة أوجه: وفی وجه: هی مباح وهو أن یغتاب معلنا بفسقه أو صاحب بدعة ....اهـ.أقول:

والإباحة لا تنافی الوجوب فی بعض المواضع الآتیة...

أیضا فی مجلة مجمع الفقه الإسلامی:

حالات یجب إفشاء السر بناء علی قاعدة ارتکاب أهون الضررین، وقاعدة تحقیق المصلحة العامة التی تقضی بتحمل الضرر الخاص لدرء الضرر العام إذا تعین ذلك لدرئه. وهذه الحالات نوعان: 1-ما فیه درء مفسدة عن المجتمع. 2-ما فیه درء مفسدة عن فرد.

(ج:7،ص:1537)

مریض
کی آگاہی اور رازداری

حالات اور متعلقہ افراد پر منحصر ہے، لہذا معالج ایسے موقع پر ان سب کے حقوق اور فائدہ کو مدّ ِنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے، نیز اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ مریض کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ خود متعلقہ لوگوں کو اپنی بیماری سے متعلق آگاہ کردے، یا معالج مریض کو اعتماد میں لے کہ اس بیماری سے متعلق دوسروں کو بتانا کیوں ضروری ہے، تاکہ مریض اور معالج کے درمیان اعتماد کا رشتہ اپنی جگہ برقرار رہے۔

ذیل میں بطورِ مثال وہ چند صورتیں ذکر کی جارہی ہیں، جن میں معالج کے لیے مریض کا راز افشا کرنا یعنی اس کے مرض سے متعلق متعلقہ لوگوں کو بتانا جائز ہے:

(1)... بعض مرتبہ مریض کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہوتی ہے ، جس کی وجہ سے گھر والوں کے متاثر ہونے کا امکان ہوتا ہے، چنانچہ ایسی صورت میں معالج کے لیے مریض کے گھر والوں کو مطلع کرنا جائز ہے، اگرچہ مریض راضی نہ ہو، جیسے کسی کو ایسی بیماری ہو، جو پھیلتی (Contagious) ہو۔

(2)... بعض علاج گھر والوں کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں ہوتے ، اس لیے مریض کے متعلقین کو اس بیماری کے بارے میں بتانا مریض کے علاج کے لیے ناگزیر ہوتا ہے، چنانچہ ایسی صورت میں معالج کے لیے مریض کے گھر والوں کو اس کی رضامندی کے خلاف مطلع کرنا جائز ہے۔

(3)... مریض کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہے، جس کی وجہ سے مریض کسی ناگہانی حادثہ کا سبب بن سکتا ہو، جیسے کسی کو مرگی کا مرض لاحق ہو، ایسی صورت میں معالج کے لیے مریض کی رضامندی کے بغیر گھر والوں کو مطلع کرنا ضروری ہے۔

(4)... اگر مریض کسی وبائی مرض میں مبتلا ہے اور حکومتی اداروں کی طرف سے معالج پر یہ پابندی ہے کہ ایسے مرض (case) کی رپورٹ متعلقہ محکمہ میں کی جائے، ایسی صورت میں معالج کے لیے وہاں رپورٹ کرنا ضروری ہے، چاہے مریض اس سے منع کرے یا مکمل احتیاط پر عمل کرنے کی ضمانت دے، اس کے باوجود بھی معالج کے لیے اس مرض کو چھپانا جائز نہیں ہے، البتہ اگر حکومت کی طرف سے کوئی ہدایت نہ ہو، تو ایسی صورت میں متعلقہ محکموں کو آگاہ کرنا معالج کی ذمہ داری نہیں ہے، اسی طرح اس صورت میں اگر مریض بتانے سے منع کرے، اور ضمانت دے کہ وہ مکمل احتیاط کرے گا، تو ایسی صورت میں معالج کے لیے اس مرض کو چھپانا جائز ہے۔

(5)... اسی طرح معالج اگر فیملی تکافل یا فیملی انشورنس کا نمائندہ ہے، تو اس صورت میں اگر معالج مریض میں ایسا مرض پاتا ہے، جس کے بارے میں مریض معالج کو منع کرتا ہے کہ میرا مرض ظاہر نہ کریں، تو معالج کے لیے اس کو چھپا کر اس کی پالیسی منظور کرنا جائز نہیں، البتہ اگر مریض یہ کہتا ہے کہ اپنی صوابدید کی بنیاد پر

Islamic Medical Learners Association

مریض
کی آگاہی اور رازداری

میری تکافل یاانشورنس کی پالیسی مسترد(Reject) کروادیں، لیکن میرے اس خاص مرض کو ظاہر نہ کریں،تو معالج کے لیےایسا کرنا درست ہے۔

(6)... اسی طرح جو معالجین کسی محکمہ کی طرف سے مختلف لوگوں مثلاًڈرائیوروں یا Air/Ship crew کے معائنہ کے لیے مقرر ہیں، تو ان لوگوں سے پہلے معائنہ کی اجازت لے لیں، اور ان کو یہ بتادیں کہ جو بھی بیماری اس معائینہ میں آئے گی، وہ اس رپورٹ میں درج کی جائے گی، اس کے بعد اگر معالج کسی ڈرائیور یا Crew میں ایسی بیماری دیکھے، جس کا رپورٹ میں ظاہر کرنا ضروری ہے، مثلاًڈرائیور کی بینائی اس قدر کمزور ہے کہ اب اس کا گاڑی چلانا یا جہاز چلانا مسافروں کے حق میں خطرناک ہو سکتا ہے، تو معالج کیلیے اس کمزوری کو چھپا کر اور رپورٹ میں درج کیے بغیر اس کی رپورٹ آگے بھیجنا جائز نہیں۔

(7)... وبائی (Pandemic) اور متعدی(Contagious) امراض کے بارے میں ایک مسلمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہیئے کہ یہ امراض اللہ تعالی کے حکم اور اس کی مشیئت سے ہی آگے منتقل ہوتے ہیں، تاہم اگر معالج کو یہ معلوم ہو کہ مریض میں کوئی متعدی جنسی مرض ہے، جو بیوی، شوہر یا دوسرے اہل خانہ میں منتقل ہو سکتا ہے، تو شوہر، بیوی، یا دوسرے متعلقہ افراد کو خبر دے سکتا ہے۔

(8)... اگر کسی مریض مرد یا مریض عورت کا رشتہ ہو رہا ہے اور متعلقین معالج سے عورت یا مرد کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں اگر معالج یہ سمجھتا ہے کہ مرض کو چھپانے کی وجہ سے شادی کے بعد لڑکے، لڑکی یا ان کی ہونے والی اولاد کو نقصان پہنچ سکتا ہے یا ان کا حق ضائع ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں دریافت کرنے پر معالج کے لیے اس بیماری یا عیب کے بارے میں بتانا ضروری ہوگا، اور عام طور پر ایسا چند مخصوص صورتوں میں ہوتا ہے، مثلاً شوہر کا مخنث (Transgender) ہونا یا عنین(Impotent) ہونا وغیرہ، البتہ اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ واضح طور پر بیماری کے بارے میں بتانے کے بجائے کسی اور مناسب الفاظ میں ان کو آگاہ کر دے۔[14]

---

(14)... ردالمحتار:

(قوله ولمصاهرة) الأولى التعبير بالمشورة: أي في نكاح وسفر وشركة ومجاورة وإيداع أمانة ونحوها فله أن يذكر ما يعرفه على قصد النصح.

(ج:6،ص:409)

(9)...نیز اگر فریقین دریافت نہ کریں، لیکن ان میں سے کسی فریق کے دھوکہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو، تو معالج کے لیے از خود انہیں باخبر کرنا بھی جائز ہے، بشر طیکہ جھگڑا اور فساد کا خطرہ نہ ہو، جیسے اگر دو خاندانوں میں رشتہ ہونے جا رہا ہے اور لڑکا یا لڑکی "thalassemia" کے شکار ہیں، جبکہ فریقین کو ایک دوسرے کے متعلق یہ بات معلوم نہیں ہے، لیکن کسی معالج کو اس کا علم ہے، اور وہ فریقین کی بہتری کے لیے یہ سمجھتا ہے کہ ان کو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے، تو ایسی صورت میں معالج کے لیے راز افشاء کرنا جائز ہے۔

(10)... بعض مرتبہ کسی ضرورت یا مصلحت کی وجہ سے بھی مریض کے مرض سے متعلق دیگر افراد کو بتایا جاتا ہے، جیسا کہ میڈیکل کے طلباء (Students) کو مرض کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کیلئے اس مرض سے متعلق بتانا پڑتا ہے، اس کی اجازت ہے، بشر طیکہ مریض ان طلباء کے لیے اجنبی ہو، اور ان کا آپس میں کسی قسم کا تعلق نہ ہو۔

(11)...اسی طرح جہاں معاملہ عدالت یا متعلقہ محکمہ کی گواہی سے متعلق ہو، مثلاً مریض نے جرم کا ارتکاب کیا ہو، اور عدالت کو مرض سے متعلق بتانا ضروری ہو جائے، تو ایسی صورت میں بھی راز افشا کرنے کی اجازت ہے۔[15]

(ماخذ: جدید فقہی مباحث، جلد ۱۰، طبّی اخلاقیات، ص: ۴۰۸، فتویٰ بنوری ٹاؤن (۴۱۱۸))

مریض کی اجازت کے بغیر اس کے متعلقین کے سامنے راز افشا کرنا

اصولی بات تو یہی ہے کہ مریض کی اجازت کے بغیر اس کی بیماری کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا

---

(15)...مجلة مجمع الفقه الإسلامي:

تستثنى من وجوب كتمان السر حالات يؤدي فيها كتمانه إلى ضرر يفوق ضرر إفشائه بالنسبة لصاحبه، أو يكون في إفشائه مصلحة ترجح على مضرة كتمانه، وهذه الحالات على ضربين: أ- حالات يجب فيها إفشاء السر بناء على قاعدة ارتكاب أهون الضررين لتفويت أشدهما، وقاعدة تحقيق المصلحة العامة التي تقضي بتحمل الضرر الخاص لدرء الضرر العام إذا تعين ذلك لدرئه. وهذه الحالات نوعان: - ما فيه درء مفسدة عن المجتمع. - وما فيه درء مفسدة عن الفرد. ب- حالات يجوز فيها إفشاء السر لما فيه: - جلب مصلحة للمجتمع. - أو درء مفسدة عامة. وهذه الحالات يجب الالتزام فيها بمقاصد الشريعة وأولوياتها من حيث حفظ الدين والنفس والعقل والمال والنسل. ج- الاستثناءات بشأن مواطن وجوب الإفشاء أو جوازه ينبغي أن ينص عليها في نظام مزاولة المهن الطبية وغيره من الأنظمة، موضحة ومنصوصاً عليها على سبيل الحصر، مع تفصيل كيفية الإفشاء، ولمن يكون، وتقوم الجهات المسؤولة بتوعية الكافة بهذه المواطن. 3- يوصي المجمع نقابات المهن الطبية ووزارات الصحة وكليات العلوم الصحية بإدراج هذا الموضوع ضمن برامج الكليات والاهتمام به وتوعية العاملين في هذا المجال بهذا الموضوع، ووضع المقررات المتعلقة به، مع الاستفادة من الأبحاث المقدمة في هذا الموضوع.

(ج:8، ص:1452)

Islamic Medical Learners Association

مریض کی آگاہی اور رازداری

جائے، کیونکہ یہ مریض کی امانت ہے، البتہ اگر مریض کی طرف سے بتانے کی اجازت ہو، یا متعلقین کو پہلے سے علم ہو، اور وہی اس مریض کو ساتھ لیکر مشورہ اور علاج کے لیے آئے ہیں، تو پھر متعلقین سے مریض کی بیماری کے بارے میں بات کرنے کی اجازت ہے، اسی طرح اگر معالج کو بھی مریض کے حق میں یہی بہتر لگتا ہے کہ مریض کو براہِ راست بتانا مناسب نہیں رہے گا، تو اس کے لیے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ مریض کے متعلقین کو اس کی بیماری کے بارے میں پوری تفصیل بتائے۔

مریض سے بیماری کی خبر چھپانا اور متعلقین کے سامنے راز افشا کرنا

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب شریعت نے مریض کو اس کی بیماری کے بارے میں جاننے کا حق دیا ہے، اور مریض کے راز کی حفاظت کا حکم دیا ہے، تو معالج کے لیے مریض سے بات چھپانا اور اس کے رشتہ داروں کے سامنے راز افشا کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ علاج معالجہ کے دو اہم شرعی و اخلاقی اصول (مریض کی آگاہی اور رازداری) کی خلاف ورزی ہے۔

اس کے جواب میں کئی پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے، جن کو یہاں ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے:

(1)....اسلام کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ مریضوں کے ساتھ حتی الامکان راحت اور آسانی کا معاملہ کیا جائے، اور ایسے تمام اسباب اختیار کیے جائیں، جن میں ان کے لیے راحت، آسانی اور بہتری ہو، اور یہ اصول درج ذیل حدیث سے حاصل کیا گیا ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا دخلتُم علی المریض، فنَفِّسوا له فی الأجل؛ فإنه لا یَرُدُّ شیئًا، وهو یطیب نفسَ المریض. (رواه ابن ماجه والترمذی)(16)

ترجمہ: جب تم مریض کے پاس (اس کا حال پوچھنے کے لیے) جاؤ، تو اس کی زندگی کے بارے میں اس کا غم دور کرو (یعنی مریض کو یہ تسلی و تشفی دو کہ فکر و غم نہ کرو تم جلد ہی صحتیاب ہو جاؤ گے اور تمہاری عمر دراز ہو گی)، اس لیے کہ یہ (تسلی و تشفی اگرچہ) کسی چیز کو (یعنی مقدر کے لکھے کو) ٹال نہیں سکتی، (مگر) مریض کا دل (ضرور) خوش ہوتا ہے۔(17)

اس حدیث میں "فنَفِّسوا له فی الأجل" کی علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ مریض کی تکلیف کو حتی الامکان کم کیا جائے، اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے، جس سے اس کے دل میں زندگی کی امنگ پیدا ہو، اس کی مایوسی ختم ہو، اور اس کے اندر زندگی کی بقا کی بھرپور امید جگائی جائے، جیسے مثلاً: مریض کے سامنے اس

---

(16)...سنن الترمذی، ج:3، ص:482، ط: دار الغرب الإسلامی-بیروت

(17)...ترجمہ از: مظاهر حق جدید، ج:2، کتاب الجنائز، باب عیادة المریض، ط: دار الاشاعت.

کی لمبی عمر کی دعا کی جائے، اور اس سے یہ کہا جائے "لا بأس طهور ان شاء الله تعالیٰ"، اور اسی طرح مریض سے یہ کہا جائے کہ آپ فکر مت کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائیں گے، اور آپ کی عمر لمبی ہو گی، نیز اسی طرح مریض سے اس جیسی دیگر باتیں کر کے اس کو تسلی دی جائے۔[18]

(2)۔۔۔ اسلامی تعلیمات میں یہ تعلیم بھی موجود ہے کہ جب کسی شخص سے کوئی بات کی جائے، یا گفتگو کی جائے، تو اس سے گفتگو کرتے ہوئے اس کی عقل اور سمجھ کا لحاظ رکھنا چاہیئے، چنانچہ ایک روایت میں ہے:

"أمرنا ان نكلم الناس على قدر عقولهم"(19)

یعنی مخاطب سے بات کرنے میں اس کلام کے تمام پہلوؤں، بشمول اس کے الفاظ اور مفہوم کو اس طرح ادا کیا جائے، جو مخاطب کی سمجھ اور مصلحت کے مطابق ہوں، کیونکہ اگر مخاطب بات کے مفہوم کو غلط سمجھ بیٹھا، تو اس کے نتیجہ میں اسے کوئی دینی یا دنیاوی ضرر لاحق ہو سکتا ہے، چنانچہ مریض کے ساتھ بھی بات کرنے کا یہی حکم ہو گا کہ اگر کوئی بات ایسی ہے، جسے بتانے میں اس کے لیے نقصان ہے، تو اس سے وہ بات نہ کرنا ضروری ہو گا۔

(3)۔۔۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں مورخین نے مشہور اسلامی معالجین میں شمار کیا ہے، انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ:

"ينبغي على الطبيب أن يُوهِم المريض أبدًا الصحةَ ويُرجّيه بها، وإن كان غير واثق بذلك؛ فإن مِزاج الجسم تابعٌ لأخلاق النفس. (مقدمة الحاوي في الطب)

معالج کو چاہیئے کہ مریض کو ہمیشہ صحت مند ہونے کا تاثر دے اور ٹھیک ہونے کی امید دلاتا رہے، اگرچہ اسے اس (صحت) کا یقین نہ ہو، کیونکہ جسم کا مزاج نفسیات کے تابع ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر لفظ "ان یوهم المريض" استعمال فرمایا ہے، اور لفظ "یوهم" کا عربی زبان میں مطلب ہے "کسی کو وہم میں ڈالنا، یا غلط فہمی کا شکار کر دینا"[20]، اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ مریض کی بہتری کے لیے اس سے ایسی بات بھی کی جا سکتی ہے، جو حقیقت کے خلاف ہو، تاکہ وہ

Islamic Medical Learners Association

---

(18)... مرقاة المفاتيح: ج:3، ص:1145، كتاب الجنائز، باب عيادة المريض، ط: دار الفكر)
«إذا دخلتم على المريض فنفسوا له في أجله») أي: أذهبوا حزنه فيما يتعلق بأجله، بأن تقولوا: لا بأس طهور، أو يطول الله عمرك ويشفيك ويعافيك، أو وسعوا له في أجله فينفس عنه الكرب، والتنفس: التفريج. وقال الطيبي: أي: طمعوه في طول عمره، واللام للتأكيد.

(19)... وفي كشف الخفا للعجلوني:
أُمِرْنا أن نُكَلِّمَ النَّاسَ على قدْر عقولِهم. رواه الديلمي بسند ضعيف عن ابن عباس مرفوعا.

(20)... معجم اللغة العربية المعاصرة 2501/3)
أوهم فلانًا: أوقعه في الوَهْم، أعطاه مظهرًا خادعًا

مریض کی آگاہی اور رازداری

بیماری کے وہم سے نکل کر صحت کے وہم میں مبتلا ہو جائے، لہٰذا اگر مریض کو اس کی لاعلاج بیماری کے بارے میں بتانے سے اس کی صحت مزید خراب ہونے کا اندیشہ ہو، تو ایسی صورت میں مریض کو خبر دینا خود اسلامی طبّی اخلاق کے منافی ہے۔

(4)... علاج کے لیے ضرورت کے موقع پر بقدرِ ضرورت محرمات (یعنی شریعت کی حرام کردہ چیزوں) سے بھی استفادہ کرنے کی اجازت ہے،[21] چنانچہ اگر معالج کی رائے میں مریض سے خبر چھپانا مفید ہے، تو اسے اسلام کے امانت اور رازداری والے اصول سے استثنا حاصل ہو سکتا ہے، جیسا کہ فقہ کا مشہور قاعدہ ہے:

"الضرورات تبیح المحظورات"(22)

مجبوریاں، ممنوع اشیاء کو مباح کر دیتی ہیں.

(5)... فقہ کا ایک قاعدہ ہے:

(الضرر لا یزال بمثله)(23)

ترجمہ: ایک ضرر کو اُسی جیسے دوسرے ضرر کے ذریعے دور نہیں کیا جائے گا.[24]

مطلب اس کا یہ ہے کہ ایک ضرر کو دور کرنے کے لیے اسی جیسے دوسرے ضرر کو اختیار نہیں کیا جائے گا، لہذا مریض سے خبر چُھپانا اگرچہ اس کے حق میں ضرر (نقصان) کا باعث ہے، لیکن اس ضرر (نقصان) کو دور کرنے کے لیے کوئی ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا جائے گا، جس میں اس کے لیے مزید ضرر (نقصان) ہو، بلکہ ایسا کوئی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس میں اس مریض کے لیے ضرر کم ہو، چنانچہ اگر معالج یہ بہتر سمجھتا ہے کہ مریض سے خبر چھپانا زیادہ بہتر ہے، تو شرعی اعتبار سے اس کی گنجائش ہو گی۔[25]

Islamic Medical Learners Association

---

(21)... الاختیار لتعلیل المختار: ج:4،ص:154،ط: مطبعة الحلبی - القاهرة

فأما حالة الضرورة فالضرورات تبیح المحظورات، ألا ترى أن الله أباح شرب الخمر وأكل الميتة ولحم الخنزير ومال الغير حالة المخمصة وما إذا غص، وهذا لأن أحوال الضرورات مستثناة، قال تعالى: {وما جعل عليكم فى الدين من حرج} [الحج: 78]، وقال: {لا تكلف نفس إلا وسعها} [البقرة: 233]؛ وفى اعتبار حالة الضرورة حرج وتكليف ما ليس فى الوسع.

(22)... درر الحکام، ج:1،ص:37،المادة:21.

(23)... درر الحکام، ج:1،ص:40،المادة:25.

(24)... فقهی قواعد کا تحقیقی مطالعه،ص:360

(25)... الأشباه والنظائر للسيوطی: (ص: 87)

قال ابن السبكی: يستثنى من ذلك: ما لو كان أحدهما أعظم ضررا. وعبارة ابن الكتانی: لا بد من النظر لأخفهما وأغلظهما: ولهذا شرع القصاص، والحدود، وقتال البغاة، وقاطع الطريق، ودفع الصائل، والشفعة والفسخ بعيب المبيع والنكاح، والإعسار،

مریض کی آگاہی اور رازداری

(6)....آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات سے جو بات سمجھ آتی ہے، وہ یہ ہے کہ راز چھپانے اور افشا کرنے میں مصلحت کا بھی عمل دخل ہے، لہذا جہاں مصلحت کا تقاضا راز کے افشا اور ظاہر کرنے میں ہو، وہاں راز افشا کرنا درست ہے، اور جہاں مصلحت راز چھپانے میں ہو، وہاں راز چھپانا درست ہے۔

چنانچہ جب آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو خوشخبری عنایت فرمائی کہ اللہ تعالی کا بندوں پر حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں لوگوں کو اس بارے میں خبر نہ دے دوں؟، تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، ورنہ لوگ اسی پر بھروسہ کرلیں گے، تاہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آخری عمر میں جب دیکھا کہ اب اسلام لوگوں میں پختہ ہو چکا ہے، اور اب بتانے میں وہ خدشہ نہیں ہے، جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا، تو انہوں نے علم چھپانے کی وعید سے بچنے کے لیے اسے لوگوں کو بتادیا، اس سے معلوم ہوا دیگر حکموں کی طرح رازداری کے حکم میں بھی کچھ صورتیں مصلحت کی وجہ سے مستثنیٰ ہو جاتی ہیں، یہی معاملہ مریض کے ساتھ رازداری کا بھی ہے۔(26)

خلاصۂ کلام

خلاصۂ کلام یہ کہ ہر مریض کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے مرض کے بارے میں علم رکھے، اور معالج کو بھی چاہیئے کہ وہ اچھے طریقہ سے مریض کو اس بارے میں خبر دے (جیساکہ تفصیل بیان ہو چکی)، تاہم اگر معالج کسی مخصوص مریض کے بارے میں یہ سمجھتا ہے کہ اس کو خبر دینا اس کی صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں استثنائی طور پر معالج کے لیے مریض سے خبر چھپانے اور اس کے متعلقین کو بتانے کی اجازت ہے۔

Islamic Medical Learners Association

والإجبار على قضاء الديون، والنفقة الواجبة، ومسألة الظفر، وأخذ المضطر طعام غيره، وقتاله عليه، وقطع شجرة الغير إذا حصلت في هواء داره; وشق بطن الميت إذا بلع مالا، أو كان في بطنها ولو ترجى حياته

(26)...مجلة مجمع الفقه الإسلامي، ص:1444، ج:8)

ما يتعلق بإفشاء السر، فعندنا في الواقع آثار صحيحة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وإفشاء السر تقتضيه المصلحة، فإذا كانت المصلحة في إفشائه راجحة تعين إفشاؤه، وإذا كانت المصلحة في كتمانه واضحة تعين كتمانه، من إفشاء السر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لمعاذ بن جبل رضي الله عنه وأرضاه عندما كان راكباً معه على حماره صلى الله عليه وسلم: ((أتدري ما حق الله على العباد وما حق العباد على الله؟ فقال رضي الله عنه وأرضاه: الله ورسوله أعلم، فقال: حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً، وحق العباد على الله ألا يعذب من لا يشرك به، فقال معاذ رضي الله عنه: أفلا أبشر الناس، قال: لا تبشرهم فيتكلوا)) فمعاذ رضي الله عنه وأرضاه ذكر ذلك عند قرب وفاته تحرجاً من كتمان العلم بعد أن تأكد أن الإيمان استقر في نفوس المسلمين، فأصبحوا لا يخشى عليهم من الاتكال، بل هم يعرفون أن الإيمان قول وعمل، فالإيمان قول وعقيدة وعمل، وقد استقر هذا في نفوسهم......فالحاصل أن السر ينبغي أن لا يكون على إبلاغه، بل إذا كان الاجتهاد يقتضي أن المصلحة الغالبة تقتضي إفشاء السر فيتعين، وإذا كان غير ذلك فيتعين كتمانه؛ امتثالاً للأصل العام في أنه ينبغي ستر أمور المسلمين وألا تفشى عيوبهم.